حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت

محمد ندیم اللہ، محمد فیصل ضیاء
اور
محمد وسیم خان
شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی

تلخیص المقالہ

اسلام کی نظر میں مرد و عورت مساوی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ دیگر مذاہب میں اور اقوام میں عورت کی قدر و منزلت مختلف رہی ہے۔ اسلام میں عورتوں کے چند حقوق ہی کی بات نہیں کی گئی بلکہ اس کو مکمل انسان تصور کرتے ہوئے مردوں کے برابر مقام و مرتبہ دے کر اس کی حیثیت کو نہ صرف تسلیم کیا گیا بلکہ ماں کے قدموں تلے جنت رکھ کر اس کے مرتبے کو ایک بلند مقام عطا کر دیا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں جو ہدایات اور تعلیمات دی ہیں آج تک کوئی دوسرا حقوق نسواں سے متعلق اس سے بہتر اور زیادہ حقیقی تعلیمات پیش نہیں کر سکا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پوری زندگی عالم انسانیت کے لیے نمونہ حیات ہے بلکہ آپ کا رویہ اور برتاؤ عورتوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ اور عزت و احترام والا ہوتا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج کی پوری زندگی مسلمان عورتوں کے لیے مکمل نمونہ حیات ہے۔ جس میں سیرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر موقع اور حالات کے لیے قابل تقلید نمونہ اور عورتوں کے لیے ایک مکمل آئینہ ہے کہ مسلمان عورت کی زندگی کی حقیقی تصویر کیا ہونی چاہیئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے علم و فراست، اخلاق اور تزکیہ نفس سے اصلاح امت کا کام بڑی حسن خوبی سے انجام دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے کی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت اور انسیت رکھتے تھے اور ان کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم و تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ اپنے حلقہ درس میں آنے والے لڑکے اور لڑکیوں کو اپنی آغوش تربیت میں لے لیا کرتی تھیں۔ علم کے پیاسے جوق در جوق دور دراز ممالک سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حلقہ درس میں شریک ہوتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شاگردوں کو ماں بن کر تعلیم دیتی تھیں۔
اس مقالے میں سیرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کی حقیر سی کوشش کی گئی ہے تاکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کے ان پہلوؤں کو اُجاگر کیا جا سکے جو عورت کے رتبہ و مرتبہ کا احاطہ کرتے ہیں۔

Absrtact

The teaching of Holy Prophet (S.A.W) regarding women's right are based on truth that none other women right activist can teach like this. The whole life of the Prophet is sample for humanity and his behavior towards women was kind and respectful. The life of the wives of the Holy Prophet was also a complete sample for muslim women. Life of Hazrat Ayesha is a role model for all situation and times of women which depict the ture life of muslim women.
With the knowledge, good moral and self purification try to reformed Holy Prophet (S.A.W) give training to Hazrat Ayesh. He loves a lot and have very close affection and keep special attention towards her training. This is due to that education and training she included young girls and boys in her training circle. Those having thrust of knowledge comes from far flung areas and she treated them as mother. This article tries to cover the different aspect of Hazrat Ayesha's life through which the stutus of women can be fenced.

اسلام کی نظر میں پست و بلند، امیر و غریب، عالم و جاہل، عورت اور مرد سب مساوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام نے اپنے نظریئے اور تعلیمات کے ذریعے تمام دنیا کو مساوات کا پیغام دیا جس سے مذہب، اخلاق، تمدن، احکامات اور سیاست کا نقشہ تبدیل ہو گیا جس سے اس میں نئی روح حرکت کرنے لگی اور دنیا کو ایک بہترین نظام میسر آیا۔ اسلام سے پہلے دنیا میں ہونے والی تمام ترقیوں کی ذمہ داری صرف ایک صنف (مرد) کے نام کردی جاتی تھی اسلام آیا تو اُس نے دونوں صنفوں (مرد و عورت) کی جدوجہد کو ترقی میں شامل کیا اور جب دونوں صنفیں شامل ہوئیں تو دنیا کے باغِ تمدن میں بہار آ گئی اور ایک نئی رنگ و بو پیدا ہوگئی دنیا بھر میں عورت کی قدر و منزلت مختلف رہی ہے۔ مشرق میں عورت مرد کے دامن تقدس کا داغ ہے۔ روما قوم اس کو گھر کا اثاثہ سمجھتی ہے، یونانی عورت کو شیطان سمجھتے ہیں توریت میں عورت کو لعنتِ عبدی کا مستحق قرار دیا گیا ہے، کِلِسا اس کو باغِ انسانیت کا کانٹا سمجھتا ہے، عیسائی مذہب میں بھی خواتین کی حیثیت مرد سے کمتر ہے ان کے برعکس اسلام کا نقطہ نظر ان سب سے جدا ہے اسلام میں عورت کے صرف چند حقوق ہی نہیں بلکہ ان کو مردوں کے مساوی درجہ دے کر مکمل انسانیت قرار دیا ہے اس بناء پر اسلام میں عورت کی قدر و منزلت دیگر اقوام و مذاہب سے بالکل جدا ہے۔ اسلام کے آنے سے پہلے دنیا نے عورت کو ایک غیر مفید مُخلِ تمدن کا عنصر سمجھ کے میدانِ عمل سے ہٹا دیا تھا اور اُسے پستی کے ایک ایسے غار میں پھینک دیا تھا جس کے بعد اُس کے ارتقاء کی کوئی توقع نہ تھی اسلام نے دنیا کی اس روش کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا اور بتایا کہ زندگی مرد اور عورت دونوں ہی کی محتاج ہے عورت اس لیے نہیں پیدا کی گئی ہے کہ اُسے دھتکارا جائے اور شاہراہِ حیات سے کانٹے کی طرح ہٹا دیا جائے جس طرح مرد اپنا مقصد وجود رکھتا ہے عورت کی تخلیق بھی ایک غایت ہے اور قدرت ان دونوں اصناف کے ذریعے مطلوبہ مقاصد کی تکمیل کرا رہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ ''اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے یا انہیں لڑکیوں اور لڑکے کے جوڑے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے بے شک وہ علم والا اور قدرت والا ہے''۔[1]

اسلام نے عورت کو ذلت و رسوائی کے مقام سے اتنی تیزی سے اُٹھایا ہے اور حقوق و مراعات سے نوازا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس مظلوم صنف کی حمایت میں جو ہدایات و تعلیمات دی ہیں آج تک کوئی بھی مدعی حقوقِ نسواں ان سے زیادہ صحیح اور حقیقی تعلیمات پیش نہیں کر سکا آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ترجمہ ''اللہ نے حرام کی ہیں تم پر ماؤں کی نافرمانی، ادائیگی حقوق سے ہاتھ روکنا اور ہر طرف سے مال بٹورنا اور لڑکیوں کا زندہ دفن کرنا''۔[2]

دنیا نے عورت کو منبعِ معصیت اور مجسم گناہ سمجھ رکھا تھا لیکن کائنات کی اس برگزیدہ ہستی نے عورت کو اعلیٰ مقام دیا اُس کی قدر و منزلت بتائی اور اُنہیں با ذوق زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے اللہ تعالیٰ نے صنف نازک میں حضرت عائشہ رَضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو پیدا فرما کر اس طبقے کی اس طبعی احساسِ کمتری کو دور فرمایا جو ان کے دلوں میں محسوس ہو رہا تھا اور باطل پرست خیالات کو زک پہنچائی جو خیال کرنے والے کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کا دائرہ تنگ کر کے اسے عزت و ناموس کی اسکرین سے غائب کر دیا۔ آج مسلمانوں کے اس دورِ انحطاط میں اُن کے انحطاط کا آدھا سبب عورت ہی ہے وہم پرستی، قبر پرستی، جاہلانہ رسم، غم و شادی کے موقع پر بے جا صرف اور جاہلیت کے دوسرے آثار صرف اس لیے ہمارے گھروں میں زندہ ہیں کہ آج مسلمان خواتین کے قلوب میں تعلیماتِ اسلام کی روح مردہ ہوگئی ہے اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اُن کے سامنے مسلمان عورت کی زندگی کا کوئی مکمل نمونہ زیرِ مطالعہ نہیں رہا چنانچہ آج ہم اُس عظیم خاتون کا نمونہ پیش کرتے ہیں جو نبوتِ عظمیٰ کی مشارکت زندگی کی بناء پر خواتین خیر القرون کے حرم میں کم و بیش چالیس برس تک شمع ہدایت رہی۔ ایک مسلمان عورت کے لیے سیرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ان کی زندگی کے تمام تغیرات، انقلابات، مصائب، شادی، رخصتی، سسرال، شوہر، سوکن، لاولدی، بیوگی، غربت، خانہ داری، رشک وحسد، غرض اس کے ہر موقع اور حالت کے لیے تقلید کے قابل نمونے موجود ہیں پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی، عملی، اخلاقی ہر قسم کے گوہر گرانمایہ سے مزین زندگی ہے اسی لیے سیرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر عورت کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں صاف طور پر یہ نظر آئے گا کہ مسلمان عورت کی زندگی کی حقیقی تصویر کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت سے چار سال قبل ہی آپ کے والدِ ماجد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دولتِ اسلام سے مالا مال ہو چکے تھے اور آپ کا گھر نورِ اسلام سے منور ہو چکا تھا اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنکھ کھولتے ہی اسلام کی روشنی دیکھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اللہ کا یہ خاص انعام واکرام ہے کہ اُنہوں نے کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں سنی چنانچہ وہ خود ہی ارشاد فرماتی ہیں ''جب سے میں نے اپنے والد کو پہچانا انہیں مسلمان پایا'' [۳] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام عائشہ، لقب صدیقہ اور حمیرا، خطاب اُم المومنین اور کُنیت اُم عبداللہ ہے [۴] چونکہ آپ صاحبِ اولاد نہ تھیں اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بہن حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحب زادے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام پر حضور صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد کے مطابق اپنی کُنیت اُمِ عبداللہ اختیار کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام زینب [۵] اور کُنیت اُمِ رومان تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکے میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجارت کے سواء کسی اور غرض کی خاطر مکے سے باہر کبھی نہیں گئے [۶] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑے مالدار تھے احسان و مروت اور صلح رحمی کرتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جاہلیت کے زمانے میں بھی کبھی شراب کے نزدیک نہیں گئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وایل کی بیوی نے دودھ پلایا وایل کے بھائی افلح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا ہیں [۷] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک غیر معمولی لڑکی تھیں چونکہ بچپن کا تقاضہ کھیل کود بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھیل کود کی شائق تھیں

بچپن کے زمانے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہ صرف حرکات وسکنات اور اقوال وگفتگو میں دوسرے بچوں سے مختلف تھیں بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فکری، ذہنی اور جسمانی نشو ونما بھی سب سے جدا تھی۔ جھولا جھولنا اور گڑیوں سے کھیلنا[۸] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرغوب کھیل تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچپن میں بھی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ادب اور ان کا لحاظ اُس زمانے میں بھی ملحوظِ خاطر رکھتی تھیں اور کبھی بے ادبی اور گستاخی کی جرأت نہ کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حافظہ، ذہانت، حاضر جوابی اور مذہبی ذہن بہت اعلیٰ تھا۔ آپ کی ذہانت اور فصاحت کا یہ عالم تھا کہ بچپن کی ایک ایک بات آپ کو یاد تھی اگر وہ کوئی آیت سن لیتی تھیں تو اسے یاد رکھتی تھیں عادت یہ تھی کہ جس آیتِ کریمہ کا مطلب سمجھ نہیں آتا خود حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کرتی تھیں چنانچہ صحیح حدیثوں میں متعدد آیتوں میں نسبت آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اُن کا سوال مذکور ہے[۹] اُمہات المومنین کو خدا کی طرف سے حکم تھا ''تمھارے گھروں میں خدا کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں پڑھ کی سنائی جارہی ہیں اُن کو یاد کیا کرو''[۱۰] اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تہجد کی نماز میں قرآن مجید کی بڑی بڑی سورتیں نہایت غور وفکر اور خشوع وخضوع سے تلاوت فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان نمازوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ہوتیں۔[۱۱]

قرآن پاک کا نزول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کسی اور بیوی کے بستر پر نہیں ہوا[۱۲] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء جب نازل ہوئیں تو میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تھی[۱۳] غرض یہ کہ اسباب ومواقع ایسے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرآن مجید کی ایک ایک آیت کی طرزِ قرأت، محمل معنوی، موقع استدلال اور طریقہ استنباط پر کامل عبور ہوگیا تھا وہ مسئلہ کے جواب کے لیے پہلے عموماً قرآن پاک کی طرف رجوع کرتیں۔ عقائد وفقہاء اور احکام کے علاوہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق وسوانح کو بھی سامنے رکھتی تھیں اور جن کا تعلق تاریخ وخبر سے ہو وہ قرآن پاک ہی کے حوالے سے کرتی تھیں ایک دفعہ چند اصحاب زیارت کو آئے عرض کی یا اُم المومنین حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ اخلاق بیان فرمایئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اخلاق سرتاپا قرآن ہے پھر دریافت کیا آپ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تم سورۃ مزمل نہیں پڑھتے[۱۴] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے علم کی خدمت بہت اچھے انداز میں کی ہے اور تزکیہ نفس اور اصلاحِ اُمت کا کام نہایت خوبی سے انجام دیا۔ صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کے بعد تمام اسلامی ملکوں میں علم کی اشاعت اور اسلام کی دعوت کے لیے پھیل گئے تھے۔ مکہ معظّمہ، طائف، بحرین، یمن، دمشق، مصر، کوفہ، بصرہ وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک ایک جماعت قیام پذیر تھی خلافت اور حکومت کا سیاسی مرکز

۲۷ برس کے بعد مدینہ منورہ سے کوفہ اور پھر دمشق منتقل ہو گیا تھا تاہم مدینہ منورہ کی روحانی عظمت اور علمی مرکزیت ان انقلابات سے بھی مٹ نہ سکی مدینہ منورہ میں اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مستقل درس گاہیں قائم تھیں لیکن تدریس گاہِ اعظم مسجد نبوی کا وہ گوشہ تھا جو حجرۂ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قریب اور زوجہ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مسکن تھا۔ لڑکے عورتیں اور جن مردوں کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پردہ نہ تھا وہ حجرے کے اندر آ کر مجلس میں بیٹھتے تھے اور لوگ حجرے کے سامنے مسجد نبوی میں بیٹھتے تھے اور دروازے پر پردہ پڑا رہتا تھا اور پردے کی اوٹ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیٹھتی تھیں [۱۵] لوگ سوال کرتے یہ جوابات دیتیں کبھی کوئی سلسلہ بحث چھڑ جاتا تو اس خاص موضوع پر گفتگو کرتے کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود کسی مسئلے کو چھیڑ کر بیان کرتیں اور لوگ خاموشی کے ساتھ سنتے تھے [۱۶] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شاگردوں کی زبان، طرزِ ادا اور صحت تلفظ کی بھی سخت نگرانی کرتی تھیں ایک دفعہ قاسم اور ابن ابی عتیق دونوں بھتیجے تھے مگر دو ماؤں سے تھے خدمت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں پہنچے قاسم کی زبان صاف نہ تھی اعراب میں غلطیاں کرتے تھے تو ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں ٹوکا اور فرمایا تم ایسی زبان کیوں نہیں بولتے جیسی میرا یہ برادر زادہ بولتا ہے میں سمجھ گئی اس کو اس کی ماں نے اور تم کو تمہاری ماں نے تعلیم دی ہے'' [۱۷] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کی ہے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کی تربیت کا خاص خیال فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ڈراتے تھے جہاں لرزش نظر آتی فوراً آگاہ فرماتے اور سرزنش بھی فرماتے تھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اکثر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت فرماتے تھے ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت فرمائی [۱۸]

''اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچو کیونکہ اللہ کی طرف سے ان کے بارے میں مواخذہ کرنے والا موجود ہے''۔ [۱۹]

''حضرت عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ خالہ جان نیا کپڑا اُس وقت تک نہ بناتی تھیں جب تک پہلے سے بنے ہوئے کپڑے کو پیوند لگا کر پہن نہیں لیتی تھیں اور جب تک وہ خوب بوسیدہ نہ ہو جاتا تھا'' [۲۰] ''کثیر بن عبید کا بیان ہے کہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس وقت اپنے کپڑے میں پیوند لگا رہی تھیں مجھ سے فرمایا ذرا ٹھہرو چنانچہ میں نے توقف کیا پھر جب گفتگو شروع ہوئی تو میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین کیا آپ بخیل ہیں اس کے جواب میں فرمایا حقیقت یہ ہے جس نے پرانا کپڑا نہ پہنا ہوا سے نیا کپڑا پہننے میں کیا لطف آئے گا'' ایک بار کسی سائل نے دروازے پر آ کے سوال کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لونڈی کو اشارہ کیا لونڈی ذرا سی چیز دینے لگی'' [۲۱] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گن گن کر یعنی بہت تھوڑا نہ دیا کرو ورنہ اللہ بھی تم کو گن گن کر دے گا'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمجھتی تھیں جس طرح

اسلام کے دوسرے فرائض نماز اور روزہ میں عورت اور مرد کا کوئی امتیاز نہیں اسی طرح جہاد بھی عورتوں پر فرض ہوگا چنانچہ ایک روز یہی سوال حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا [۲۲] ''آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا عورتوں کے لیے حج ہی جہاد ہے''۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کی قیامت کے دن کوئی کسی کو یاد بھی کرے گا یا نہیں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا [۲۳] ''تین موقع پر کوئی کسی کو یاد نہ آئے گا ایک جب اعمال تولے جا رہے ہوں گے دوسرے جب اعمال نامے تقسیم ہو رہے ہوں گے تیسرے جب دوزخ گرج رہی ہوگی'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم و تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ اپنے حلقہ درس میں شریک ہونے والے عارضی طالب علموں کو اور خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کو اور اپنے شہر کے یتیم بچوں کو اپنی آغوشِ تربیت میں لے لیا کرتی تھیں اور ان کی تعلیم و تربیت کیا کرتی تھیں اور [۲۴] غیر لڑکوں کو اپنی بہنوں یا بھانجیوں سے دودھ پلواتی تھیں اور خود ان کی رضاعی خالہ اور نانی بن کر ان کو اندر آنے کی اجازت دیتی تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا معمول تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر سال حج کو جاتی تھیں۔ کوہِ حرا اور شبیر کے درمیان حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خیمہ نصب ہوتا تھا [۲۵] علم کے پیاسے جوق در جوق دور دراز ممالک سے آتے اور آ کر حلقہ درس میں شریک ہوتے'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شاگردوں کو ماں بن کر تعلیم دیتی تھیں [۲۶] ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ میں تو تمھاری ماں ہوں اور تم سب میرے بچے ہو'' ان کے شاگرد بھی ویسے ہی ان کی عزت کرتے تھے عمرۃ الضاریہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خالہ کہتی تھیں''۔

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم و تربیت کا بہت مختصر سا تذکرہ تھا اور کلام کے طویل ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم و تربیت کا بہت مختصر جائزہ لیا گیا ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پہلی بیوی تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پچیس برس تک شرف محبت میں رہیں [۲۷] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد آنحضرت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ملول اور غمگین رہا کرتے تھے اس تنہائی کے غم کو دیکھتے ہوئے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جانثاروں کو بڑی فکر ہوتی تھی حضرت عثمان بن مظعون ایک مشہور صحابی ہیں ان کی بیوی خولہ بن تحکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دوسرا نکاح کر لیں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کس سے خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک بیوہ سودہ بنت زمعہ ہیں اور کنواری ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا بہتر ہے تم ہی ان کی نسبت گفتگو کرو حضرت خولہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا خولہ عائشہ تو آنحضرت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بھتیجی ہے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا نکاح

کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ جاہلیت کا دستور تھا کہ جس طرح سگے بھائی کی اولاد سے نکاح جائز نہیں ہے عرب اپنے منہ بولے بھائیوں کی اولاد سے شادی نہیں کرتے تھے حضرت خولہ نے آکر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم سے استفسار کیا [۲۸] ''آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے دینی بھائی ہیں اور اس قسم کے بھائیوں کی اولاد سے نکاح جائز ہے'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ معلوم ہوا تو وہ شادی کے لیے راضی ہوگئے [۲۹] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب نکاح ہوا تو وہ ۶ برس کی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح کے بعد تقریباً ۳ برس تک میکے ہی میں رہیں جس میں ۲ برس تین مہینے مکے میں گزارے اور آٹھ برس ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں گزارے اس کمسنی کی شادی کا اصل منشاء نبوت وخلافت کے درمیان تعلقات کی مضبوطی تھا دوسرے عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا کہ گرم آب وہوا میں عورتوں کی غیر معمولی نشوونما کی غیر طبعی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی زوجیت میں قبول کرنا اس بات کی صریح دلیل ہے کہ لڑکپن ہی سے ان میں نشوونما، ذکاوت، جودتِ ذہن اور نکتہ رس کے آثار نمایاں تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح بہت سادگی سے ہوا تھا جو ہر مسلمان لڑکی کے لیے تقلید کا نمونہ ہے کہ شادی مسرفانہ مصارف اور مشرکانہ مصارف کا مجموعہ نہیں ہونا چاہئیے [۳۰] ''ابنِ سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے مہر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چار سو درہم دیئے تھے'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں رخصت ہوکر آئیں وہ کوئی بلند وعالی عمارت نہ تھی بلکہ مسجد نبوی کا ایک چھوٹا سا حجرہ تھا [۳۱] حجرہ کی وسعت ۶۔۷ ہاتھ سے زیادہ نہ تھی دیواریں مٹی کی تھیں اور کھجور کی پتوں سے چھت بنائی گئی تھی اُوپر کمبل ڈال دیا گیا تھا کہ بارش کی زد سے محفوظ رہے دروازے میں ایک پٹ کا کواڑ تھا'' گھر کی کل کائنات ایک چٹائی، ایک چارپائی، ایک بستر، ایک تکیہ جس میں چھال بھری ہوئی تھی، آٹا کھجور رکھنے کے لیے ایک ایک برتن اور پانی پینے کا ایک پیالہ سے زیادہ نہ تھا مسکنِ مبارک اگرچہ منبع انوار تھا لیکن راتوں کو چراغ جلانا بھی ان کی استطاعت سے باہر تھا [۳۲] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ چالیس چالیس راتیں گزر جاتی تھیں لیکن گھر میں چراغ نہ جلتا تھا'' گھر کے کاروبار کے لیے بہت زیادہ اہتمام وانتظام کی ضرورت نہ تھی کھانا پکنے کی نوبت بہت کم آتی تھی [۳۳] ''خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی تین دن مستقل ایسے نہیں گزرے کہ خاندانِ نبوت نے سیر ہو کے کھانا کھایا ہو'' ایک دوسری جگہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں [۳۴] کہ گھر میں مہینہ مہینہ آگ نہیں جلتی تھی چھوارے اور پانی سے گزارا ہوتا تھا'' فتح خیبر کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے ازواجِ مطہرات کے لیے سالانہ وظائف مقرر کیے لیکن ایثار وفیاضی کی بدولت یہ سامان کبھی کافی نہ ہوا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی محبت سے تحفے وہدیے بھیجتے تھے اکثر ایسا ہوتا کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم باہر سے تشریف لاتے [۳۵] اور دریافت فرماتے ''عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کچھ ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جواب دیتی یارسول اللہ کچھ نہیں ہے گھر بھر کا

روزہ ہے اسی پر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم قناعت کرلیا کرتے تھے'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ازدواجی زندگی ۹ برس تک قائم رہی لیکن اس مدت میں کوئی غیر معمولی کشیدگی کا واقعہ پیش نہ آیا ہمیشہ اُلفت ومحبت اور باہمی ہمدردی وخلوص کی معاشرت قائم رہی جبکہ زندگی فکر وفاقہ سے گزری۔ [۳۶] آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت رکھتے تھے اور یہ تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم تھا'' آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت لگاؤ تھا اور ان کی دل جوئی میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بہت اہتمام فرماتے تھے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ناز وانداز کی قدر کرتے تھے لیکن اس تمام محبت اور تعلق کے باوجود بھی احکامِ خداوندی کی اطاعت میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم گنجائش نہیں رکھتے تھے اور یہ تدریس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا کرتے تھے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فیاضی کی تعلیم دی تھی اس کا یہ اثر تھا کہ وہ مرتے دم تک اس فرض سے غافل نہیں رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں خوفِ خدا کی حد نہ تھی ذراسی بات پہ رونے لگتیں اور خوفِ خدا میں اتنا روتیں کہ آنچل بھیگ جاتا [۳۷] ایک بار دوزخ کا خیال آیا تو رونے لگیں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے رونے کا سبب دریافت کیا عرض کیا دوزخ کی آگ یاد کر کے رو رہی ہوں'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکثر عبادت میں مصروف رہتی تھیں [۳۸] اُمِ حانی روایت کرتی ہیں کہ ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اشراق کی نماز برابر پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میرا باپ بھی قبر سے اُٹھ کر آجائے اور منع کرے تو میں باز نہ آؤں'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رات کو اُٹھ کر تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتی تھیں اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کے بعد بھی تہجد کی نماز کی ادائیگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ رمضان المبارک میں تراویح کا بہت اہتمام فرماتیں روزے بہ کثرت رکھتی تھیں نوافل کا بھی بہت زیادہ اہتمام کیا کرتی تھیں [۳۹] بخاری شریف کی حدیث کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر سال حج کے لیے جاتیں اور حج کے بعد عمرہ ادا کرتیں'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فرمانبرداریاں اور احکاماتِ خداوندی اتنی زیادہ تھیں کہ اُونٹ کی گھنٹی کی آواز بھی سننا گوارہ نہ کرتی تھیں [۴۰] ایک مرتبہ ایک لڑکی ان کے گھر میں گھنگرو پہنے ہوئے داخل ہوئی آواز سننے کے بعد بولیں لڑکی میرے پاس نہ آئے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے ''جس گھر میں اس قسم کی آواز آتی ہے اس میں فرشتے نہیں آتے'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کا لحاظ کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ معمولی اور حقیر گناہوں سے بچو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقراء کی حسبِ حیثیت مدد کیا کرتی تھیں ایک مرتبہ [۴۱] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ''سائل کی مدد کیا کرو چاہے روٹی کے ایک ٹکڑے سے ہی کرو''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلند اخلاق وعادات کی مالک تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخلاق کا کیا پوچھنا کہ

جنہوں نے اپنی زندگی اُن کی صحبت میں گزاری جو اخلاق کی تکمیل کے لیے اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۸ سال ایسے معلمِ اخلاق کی صحبت میں رہیں جس کی ایک نگاہِ کیمیاء نے حیوانوں کو انسان بنا دیا ہو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس مدت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا کچھ نہ بنا دیا ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات اقدس میں قناعت کی صفت بدرجہ اتم موجود تھی اُن کی زندگی فکر وفاقہ میں گزر گئی لیکن کبھی زبان سے حرفِ گلہ اور لفظِ شکایت نہ نکلا ہمیشہ شاکر و قانع رہیں حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد ایک مرتبہ انہوں نے کھانا مانگا اور فرمایا[۴۲] کہ ”میں نے کبھی جی بھر کے کھانا نہیں کھایا کیونکہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں وجہ دریافت کرنے پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مجھے وہ حالت یاد آجاتی ہے جس حالت میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا کو چھوڑا اللہ کی قسم دن میں کبھی ۲ بار بھی سیر ہو کر ہم نے کبھی کھانا نہیں کھایا“

آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وفات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھوں میں ہوئی آخری زندگی تک آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں قیام پذیر رہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت شدت سے تیمارداری کرتی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ومناقب کا سب سے زریں باب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مدفن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں بننا نصیب ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیوگی کے عالم میں عمر کے چالیس سال طے کیے قبرِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ہی سوتی تھیں اسی عالم میں اُنہوں نے اپنی زندگی گزاری لیکن عقدِ ثانی نہیں کیا کیونکہ ازواجِ مطہرات کے لیے دوسری شادی خدا نے ممنوع قرار دی ہے کیونکہ یہ امر دینی اور سیاسی مصلحت اور شانِ نبوت کے خلاف ہے اسی لیے[۴۳] اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”تمہیں مناسب نہیں کہ تم پیغمبر خدا کو اذیت دو اور نہ یہ کہ کبھی اس کی بیویوں سے اس کے بعد بیاہ کرو خدا کے نزدیک یہ بڑی بات ہے“ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسندِ خلافت پہ فائز ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عہد صرف دو برس قائم رہا نزع کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھیں باپ نے کچھ جائیداد بیٹی کو دی تھی جس میں معمولی سامان تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تدفین بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں ہوئی اور اب یہ حجرہ نبوت کے چاند کے ساتھ ساتھ خلافت کے چاند کا بھی مقرب تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیوگی کے ساتھ اس کم عمری میں ہی ۲ برس کے اندر یتیمی کا داغ بھی اٹھانا پڑا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عہد مبارک آیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام ازواج مطہرات کا دس دس ہزار روپے سالانہ وظیفہ مقرر کیا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے ۱۲ ہزار

سالانہ وظیفہ مقرر کیا اور اس کی وجہ[۴۴] حضرعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خود بیان فرمائی ''ان کو میں ۲ ہزار اس لیے زیادہ دیتا ہوں کہ وہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو محبوب تھیں'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمنا تھی کہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں دفن ہوں لیکن وہ خلیفہ ثانی ہوتے ہوئے بھی ادباً کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنی خواہش کا اظہار نہ کیا[۴۵] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت کی کہ میرا جنازہ آستانہء عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک لے جانا اور پھر اجازت طلب کرنا اگر اُم المومنین اجازت دیں تو اندر دفن کر دینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت دے دی اور جنازہ اندر لے جا کر دفن کیا گیا اور آخر اسی حجرے میں خلافت کا دوسرا چاند بھی نگاہوں سے پنہا ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نصف صدی تک عالمِ اسلام کو انوار الٰہیہ اور اُسوۂ رسول صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے منور کر کے سترہ رمضان المبارک ۵۷ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئیں۔ یہ حضرت امیر معاویہ کا دورِ خلافت تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھائی اور آپ کی وصیت کے مطابق مدینۃ النبی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بقیع الفرقد میں آپ کی تدفین ہوئی مؤرخین لکھتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ اس قدر ہجوم تھا کہ مدینے کی گلیاں بھر گئیں تھیں اور کسی تہوار کا گمان ہوتا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موت کا غم کس کس نے کیا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا جس جس کی وہ ماں تھیں اُسی کو اُن کا غم تھا یعنی ہر مسلمان اس صدمے سے مغموم تھا۔

اختتامیہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بہت سے فضائل ومناقب کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ یہاں ان کا بیان ممکن نہیں مگر مختصراً کچھ فضائل تحریر کیے جا رہے ہیں[۴۶] ''حضرت سراق رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ تابعی بزرگ ہیں آنحضرت صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث سناتے ہیں مجھے روایت کی سچ بولنے والی صدیق کی بیٹی جو اللہ کے حبیب کی پیاری تھیں'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود فرماتی ہیں کہ مجھے دس چیزوں کے ذریعے فضیلت ہے وہ دس چیزیں یہ ہیں۔[۴۷] ا۔ جبرائیل علیہ السلام میری تصویر لے کر نکاح سے پہلے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آئے ۲۔ میرے سوا آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا ۳۔ میرے علاوہ کوئی ایسی عورت آنحضرت صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں نہیں آئی جس کے ماں باپ دونوں نے ہجرت کی ۴۔ اللہ نے آسمان پر سے میری بارات نازل فرمائی ۵۔ سید عالم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اس حال میں وحی آتی تھی کہ میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی ۶۔ میں اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

ایک ہی برتن میں کھانا کھایا کرتے تھے ۷۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تہجد کی نماز ساتھ ادا کی ۸۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وفات میری گود میں ہوئی ۹۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے ہی گھر میں مدفون ہوئے ۱۰۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آتے تھے [۴۸] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے سیدِ عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ''مرد بہت کامل ہوئے اور عورتوں میں بس مریم بنت عمران (والدہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) اور آسیہ فرعون کی بیوی اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر'' اس مختصر فضائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت کتنی بلند عزت وعظمت کی حامل تھی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اُمتِ مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے اُن کے مبارک واسطے سے اُمت مسلمہ کو دین کا بہت بڑا حصہ نصیب ہوا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جماعت نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی ارشادات اور فرمودات اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدوسی حرکات وسکنات کثرت سے نقل کیے ہیں۔ جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کا بہت بڑا حصہ ہے تقریباً آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ۲ ہزار ۲ سو کے قریب حدیثیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دینِ حنیف کی تبلیغ وترویج میں کتنا بلند واُونچا مقام ہے اور یہ حقیقت بھی واشگاف ہو کر سامنے آگئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی کتنی عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں۔ عالم خواتین پر ان کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اُنہوں نے دنیا کو بتایا کہ ایک مسلمان عورت پردے میں رہ کر بھی علمی، مذہبی، اجتماعی اور سیاسی پند وموعظت اور اصلاح وارشاد اور اُمت کی بھلائی کے کام بخوبی انجام دے سکتی ہیں غرض اسلام نے عورتوں کو جو رُتبہ بخشا ہے اور ان کی گزشتہ گری ہوئی حالت کو جتنا بلند مقام دیا ہے اُم المومنین کی زندگی کی تاریخ اُس کی عملی تفسیر ہے وہ اُم المومنین جنھوں نے اپنی ساری زندگی رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق پھیلانے اور پہنچانے میں صرف کر دی گھر تو گھر مدینہ ومکہ بھی گئیں اور ضرورت پڑنے پر کوفہ تک گئیں اور جنگ جمل کی حالتِ زار بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی اس دین کو پھیلانے کے لیے دربدر پھریں اور سچ کہا ہر وقت سچ کہا اور ایسا سچ کہا جس کے لیے سارے ناراض بھی ہوئے لیکن حق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے دیا اور وہ کیونکر حق وسچ نہ کہتیں اسی حق کے واسطے اور اس کو پھیلانے کے واسطے حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مکتب میں اُنہیں داخلہ دیا تھا اور زوجیت میں لیا تھا تاریخ اسلام ہمیشہ اُم المومنین پر ناز کرتی رہے گی۔

رُتبہ ہے بڑا تیرا، تیری شان بڑی ہے
اے مادر اُمت میرا ایمان یہی ہے

حوالہ جات

۱۔ القرآن سورہ شوریٰ آیت ۴۹۔۵۰

۲۔ بخاری شریف کتاب الادب باب حقوقِ والدین صفحہ ۸۴

۳۔ بخاری شریف حصہ اول باب مناقب الانصار

۴۔ ابوداؤد شریف باب الادب

۵۔ الکامل فی التاریخ جلد ۲ صفحہ ۴۲۰ ذکرِ وفاتِ ابی بکرؓ

۶۔ تاریخ الخلفاء امام جلال الدین سیوطیؒ صفحہ نمبر ۳۱

۷۔ بخاری شریف باب رضاعت صفحہ نمبر ۳۰۰

۸۔ ابوداؤد باب الادب صفحہ نمبر ۲۳۰

۹۔ صحیح بخاری باب تربیت وتعلیم جلد نمبر ۶ صفحہ ۷۳

۱۰۔ سورہ احزاب آیت نمبر ۴

۱۱۔ مسند احمد جلد نمبر ۶ صفحہ ۹۲

۱۲۔ صحیح بخاری باب تالیف قرآن

۱۳۔ صحیح بخاری باب تالیف قرآن

۱۴۔ ابوداؤد قیام الیل مسند احمد جلد نمبر ۶ صفحہ ۵۴

۱۵۔ مسند جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۷

۱۶۔ ابن سعد جز ثانی قسم ثانی صفحہ ۲۹

۱۷۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الاخبثین

۱۸۔ مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ۱۲ صفحہ ۲

۱۹۔ مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ۱۲ صفحہ ۳

۲۰۔ کتاب الترغیب والترہیب صفحہ ۱۲

۲۱۔ ابوداؤد باب ادب

۲۲۔ صحیح بخاری شریف باب حج النساء

۲۳۔ مسند عائشہؓ صفحہ ۳۲۰

۲۴۔ صحیح مسلم کتاب رضاعت الکبیر جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۷۱

۲۵۔ ابن سعد جز مدینین صفحہ ۲۱۸

۲۶۔ امام موطا مالک باب الغسل جلد ۶ صفحہ ۴۷

۲۷۔ ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۴۱

۲۸۔ صحیح بخاری شریف باب تزویج الصغار من الکبار صفحہ ۷۰۷

۲۹۔ صحیح بخاری مناقب حضرت عائشہؓ

۳۰۔ طبقات ابن سعد صفحہ ۴۰

۳۱۔ مسند ابن حنبل اور ابن سعد باب النساء باب ۴ فصل ۴

۳۲۔ صحیح بخاری باب الطوّع خلف المراۃ صفحہ ۳۷

۳۳۔ صحیح بخاری معیشت نبوی صفحہ ۲۵۵

۳۴۔ صحیح بخاری باب کیف کان عیش النبی صفحہ ۴

۳۵۔ صحیح بخاری فضائل عائشہؓ صفحہ ۴۹

۳۶۔ صحیح بخاری جلد دوئم باب حسن معاشرہ صفحہ ۱۰۱

۳۷۔ صحیح ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۴۰

۳۸۔ مسند احمد صفحہ ۴۹

۳۹۔ بخاری شریف صفحہ ۲۵۹

۴۰۔ مسند احمد صفحہ ۱۰۹

۴۱۔ کتاب ابوداؤد صفحہ ۳۸۰

۴۲۔ ترمذی شریف باب اخلاق صفحہ ۴۷

۴۳۔ القرآن سورہ احزاب آیت ۵۳

۴۴۔ مستدرک حاکم جز صحابیات ذکر عائشہؓ

۴۵۔ مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۳

۴۶۔ جمع الفوائد عن ابن ماجہ صفحہ ۱۲

۴۷۔ ابن ماجہ باب الاصحابہ صفحہ ۱۲

۴۸۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲

کتابیات

۱۔ بنات رسولؐ، مولانا سعید انصاری، ادارہ مطبوعات خواتین پبلشر اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، لاہور

۲۔ حیات سیدہ عائشہؓ ایک تاریخی جائزہ، مولانا عزیز، مکتبہ جاء الحق، کراچی

۳۔ خواتین اسلام سے آنحضرتؐ کی باتیں، مولانا محمد عاشق النبی، مکتبہ دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

۴۔ احیاء العلوم، امام غزالی، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، کراچی

۵۔ سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانی جلد ۲، معارف اعظم، اعظم گڑھ

۶۔ الکشاف جلد ۴، (ترجمہ) احمد سعید صدیقی، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت

۷۔ تفسیر روح المعانی، سید علامہ محمود الا آلوسی البغدادی، سہیل اکیڈمی، لاہور

۸۔ الاتغان فی علوم القرآن، علامہ جلال الدین سیوطی، المنوفی، (حصہ اول) مطبوعہ سہیل اکیڈمی، لاہور

۹۔ الکامل فی التاریخ، علامہ شہاب الدین آلوسی، مطبوعہ دار صادر بیروت، جلد ۳

۱۰۔ سیرت عائشہ صدیقہؓ، ابو اسود دئلی، مطبوعہ دار صادر، بیروت

۱۱۔ سیرت النبیؐ، علامہ سید سلیمان الندوی، اُردو اکیڈمی، کراچی، سندھ

۱۲۔ سنن بیہقی، عبد الراق، فیروز سنز لمیٹڈ پبلشرز، لاہور

۱۳۔ مدارج النبوۃ، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم مفتی غلام معین الدین صاحب نعیمی، جلد ۲، اُردو اکیڈمی، سندھ کراچی

۱۴۔ سیرت عائشہ صدیقہؓ، ادریس صدیقی ایم۔اے مطبوعہ ۱۹۷۶ء، ناشر فیروز سنز، لاہور

۱۵۔ سیرت عائشہؓ، علامہ سید سلیمان ندویؒ شخین رضی اللہ عنہا ما اکیڈمی، پی آئی بی کالونی کراچی نمبر ۵

۱۶۔ صحابیات وعارفات، محمد یونس قریشی، طالب ہاشمی، حذیفہ پبلیکشنز ۱۷۔۳، آفندی منزل، کراچی

۱۷۔ تاریخ طبرٰی، ابو جعفر محمد بن جریر الطبرانی، دانش گاہ، پنجاب، لاہور

۱۸۔ وفات حضرت عائشہؓ، مرزا یوسف حسین لکھنوی، دانش گاہ پنجاب، لاہور
۱۹۔ حیات اُم المومنین، میاں محمد سعید، حذیفہ پبلیکیشنز، ۱۷۔۳، آفندی منزل، کراچی
۲۰۔ سیرت عائشہ صدیقہؓ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، ذوالقرنین شوکت بک ڈپو، گجرات
۱۲۔ سیرت عائشہ صدیقہؓ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، اُردو، اکیڈمی، کراچی، سندھ
۲۲۔ سیرت اُمہات المومنینؓ، حاجی ملک امیر بخش عاربی، مجاہد آرٹ پریس، ملتان
۲۳۔ عائشہؓ، مولانا جلال الدین سیوطیؒ، مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی، گلوب پبلشرز، اُردو بازار، لاہور
۲۴۔ حیات صدیقہؓ، علامہ سید حافظ قاری سید وَدُودُ الحیٔ ندوی، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی
۲۵۔ اُم المومنین سیدہ خدیجہؓ، عزیز احمد صدیقی، مکتبہ جاء الحق، ا۔ جے ۱۶/۴ ناظم آباد، کراچی نمبر ۱۸
۲۶۔ اُمت مسلمہ کی مائیں، حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری، مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۷۔ ازواج مطہرات، فرزانہ رحمٰن، ادارہ بتول، منصورہ، لاہور
۲۸۔ حیات طیبہ کا ازدواجی شعبہ، سید ابوظفر زین، لوٹیا بلڈنگ نمبر ے نزد لائٹ ہاؤس سینما، ایم اے جناح روڈ، کراچی
۲۹۔ حضرت عائشہؓ، مائل خیرآبادی، البدر پبلیکیشنز، اُردو بازار، لاہور
۳۰۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ، میاں محمد سعید، مکتبہ فارقلیط اکیڈمی، کراچی
۳۱۔ سیرت عائشہؓ مولانا حبیب اللہ اچکزئی، مکتبہ العلوم، سلام کُتب مارکیٹ بالمقابل جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی
۳۲۔ عورت اسلامی معاشرے میں، سید جلال الدین عمری اسلامک پبلیکیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ ۱۳۔ای، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور، پاکستان
۳۳۔ ازدواج مطہرات نور قرآن میں، ابوخالد عبدالرشید، ادارہ صراط مستقیم، کراچی، ۵۹۔بی تاج سینٹر شاہ فیصل کالونی نمبر ا، کراچی ۲۵
۳۴۔ سیرت صحابیتؓ مولانا سعید انصاری، ادارہ مطبوعاتِ خواتین، پبلیکیشنز اینڈ ڈسٹری بیوٹر لاہور

محمد ندیم اللہ، شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی میں لیکچرر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

محمد فیصل ضیاء، ایم۔فل/پی ایچ۔ڈی اسٹوڈنٹ، شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی۔

محمد وسیم خان، ایم۔اے اسٹوڈنٹ، شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی۔